Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴/۶۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۵ صفر ۱۳۹۴ھ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۳ہش ۲۸ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

زعماء صاحبان توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ میں سے کئی مجالس کے بجٹ فارم برائے ۷۴-۱۹۷۵ء ابھی تک مرکزی دفتر میں موصول نہیں ہوئے۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ ارسال نہیں کئے وہ اس اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور جلد یہ بجٹ فارم مرکزی دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

قائد مال

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی پیدائش کا پہلا دِن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے

اُس وقت گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے

"ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ، خیار شنبر، ترید میں اگر وہ صفات نہ پائے جاویں جو ایک بڑے تجربہ کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں تو طبیب ان کو ردّی کی طرح پھینک دے۔ اسی طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یہ سچّی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدّس، کبریائی، قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔ اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ رُوحانی زندگی ہوتی ہے۔ یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۶۹)

غانا (مغربی افریقہ) کے مقامی باشندوں کا احمدیہ سکول کی تعمیر کیلئے وقارِ عمل

احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا (غانا) کے پرنسپل مکرم کمال الدین صاحب اپنے خط محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۴ء میں اپنے سکول کی تعمیر کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"عمارت کے لئے تمام بنیادی سامان خرید لیا گیا ہے۔ زمین کی صفائی کی جا رہی ہے۔ زمین پر گھنے جنگل اور جھاڑیاں تھیں جن کی صفائی جماعت کے وقارِ عمل کے ذریعہ کروائی گئی۔ اس طرح قریباً ۲۰۰ سیڈیز (پاکستانی اٹھارہ سو روپے) کی بچت ہوئی۔

زمین کے ایک حصہ میں ایک پرانی عمارت تھی اس کو گرا دیا گیا اور فومینا (FOMENA) کے مقامی لوگوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ملبہ اصل جگہ سے ہٹا دیں اور بڑے بڑے سیمنٹ بلاکس جو قریباً دو ہزار کے قریب ہیں ان کو ایک علیحدہ جگہ پر جمع کر دیں۔ اس اپیل پر ایک سو پچاس افریقن مرد، عورتیں اور بچے وقارِ عمل پر آئے اور سب نے بلا امتیاز اپنے سروں پر وزنی بلاکس اٹھا کر ایک جگہ پر اکٹھے کر دیئے اور اس طرح تعمیر کے لئے زمین صاف کر دی گئی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

ایک خطرناک رخنہ اور اس کا سدّباب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں ناگزیر فطری اختلاف کے باوصف مسلمانوں کو باہم متحد رہنے اور تفرقہ سے بہر طور بچنے کی نہایت پُر زور تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی اتحاد میں رخنہ ڈالنے والے اقدامات سے محترز رہنے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ ایسے مہلک اقدامات میں سے ایک یہ ہوتا ہے کہ بعض مسلمان افراد یا ممالک کسی ذاتی مفاد کے پیش نظر اسلام کے کھلے دشمنوں کے ساتھ دوستی بڑھانے اور انہیں اپنا راز دار بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بات باہمی اتحاد کے حق میں سمِّ قاتل سے کم نہیں ہوتی۔ غیروں کو دوست بنانے والے ایسے لوگوں یا ملکوں کی نظر محض حقیر نوعیت کے ذاتی مفاد پر ہوتی ہے اور اس کے انتہائی مہیب نقصان سے انہوں نے جان بوجھ کر آنکھیں بند کی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ روش باہمی اتحاد پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روش سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۱۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے لوگوں کو چھوڑ کر (دوسروں کو) راز دار دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے بدسلوکی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے اور تمہارے دکھ میں پڑ جانے کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی دشمنی انکے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں مخفی ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو تو ہم نے تمہارے لئے اپنی آیات کو (بغیر کسی ابہام کے) کھول کر بیان کر دیا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام مسلمانوں کو غیر مسلموں سے سرے سے کوئی تعلق نہ رکھنے یا ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اُس نے ایسے غیر مسلموں کے ساتھ تعلق بڑھانے اور انہیں اپنا ہمدرد سمجھ کر راز دار بنانے سے منع کیا ہے جن کی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی اظہر من الشمس ہے جو دل سے مسلمانوں کا بُرا چاہتے اور انہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (الممتحنہ آیت ۹)

اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑتے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس کے بالمقابل جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ دین کی بناء پر دشمنی رکھتے ہوں اور جنہوں نے انہیں ان کے گھروں اور وطنوں سے بے دخل کر دیا ہو یا وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں پر ایسے مظالم ڈھانے والوں کی پیٹھ ٹھونکی اور ان کی مدد کی ہو اُن سے خدا تعالیٰ نے دوستی کرنے اور انہیں اپنا ہمدرد سمجھنے سے سختی سے منع کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الممتحنہ آیت ۱۰)

اللہ تم کو صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے جنگ کی اور جنہوں نے تم کو گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر تمہارے دوسرے دشمنوں کی مدد کی اور جو لوگ بھی ایسے لوگوں سے دوستی کریں وہ ظالم ہیں۔

ان آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مسلمانوں کے لئے ہرگز بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنوں کو چھوڑ کر ایسے لوگوں سے پینگیں بڑھائیں جو اختلافِ مذہب کی وجہ سے مسلمانوں کے درپے آزار ہوں انہیں ان کے گھروں اور املاک اور وسائلِ پیداوار سے محروم کر دینا جن کا دن رات کا مشغلہ ہو اور جن کے سینوں میں اُنکے خلاف بغض و عناد کی آگ سُلگ رہی ہو۔ ایسے کھلے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرنیوالے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ظالم قرار دیا ہے۔

ماضی میں بھی اور فی زمانہ بھی مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کے مابین اتحاد کے قیام میں سب سے بڑا رخنہ یہی رہا ہے کہ بعض لوگ اور حکومتیں باہمی اتحاد پر اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کو ترجیح دیتی رہی ہیں۔ اگر تاریخ اسلام کی ورق گردانی کی جائے اور گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو ایسے مشرکوں اور کافروں کے ساتھ جن کی اسلام دشمنی اظہر من الشمس ہے دوستی کرنے والے افراد اور مسلمان حکومتوں کی نہ پہلے کمی تھی نہ آج کی دُنیا ان سے خالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے سیاسی زوال و انحطاط میں بعض افراد اور ممالک کی اس عاقبت نا اندیش روش کا بھی بہت دخل ہے۔

یہ امر از حد اطمینان کا موجب ہے کہ اس زمانہ میں اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان ملکوں میں سیاسی اتحاد کی ایک نئی بنیاد قائم ہوئی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس بنیاد کو مضبوط بنانے میں اسلامی سربراہوں کی مساعی کا بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی دوسری کانفرنس (جو حال ہی میں لاہور میں ختم ہوئی ہے) کی اہمیت ہی یہ ہے کہ یہ اتحاد کے رشتوں کو کچھ اس طور پر استوار کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ کئی رُوٹھے ہوئے بھائی من گئے ہیں اور کروڑوں بچھڑے ہوئے دُور افتادہ بھائی پھر آ ملے ہیں۔ اسی لئے اس تاریخی کانفرنس کے نتیجہ میں مسلمان ملکوں کے مابین قائم ہونے والے اتحاد میں بحمد اللہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت استحکام پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس اتحاد کو دشمنوں اور مخالفوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر بناتا اور مسلمانوں کو سیاسی استحکام سے مالا مال کرتے ہوئے انہیں دُنیا میں سربلندی عطا فرماتا چلا جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے درد و الحاح سے دُعائیں کرنا اور مسلسل کرتے چلے جانا از بس ضروری ہے کیونکہ ع

سب منحصر ہے رحمتِ پروردگار پر

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۱۷ر فروری ۱۹۷۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے عزیزم میاں عبدالبصیر نون کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ بنت محترم حاجی میاں رشید احمد صاحب آف کوٹ مومن بالعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپے فرمایا۔

اسی طرح عزیزم میاں محمد ارشد صاحب گوندل ولد حاجی رشید احمد صاحب آف کوٹ مومن کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ نے ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری محمد حیات خان صاحب آف مانگٹ اونچا بالعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح سے مبارک کرے۔ آمین (عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان

مکرم محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

(۲)

حالی جو اپنی قومی دردمندی کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں لکھتے ہیں ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں اب تفرقہ خود آکے پڑا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

اب اسی موضوع پہ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اشعار سنیئے ؎

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
لیکن تمہیں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزمِ مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ رحمت و شفقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
مملو ہے گنہ دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دنیا سے لے کے کچھ بھی محبت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
[illegible] یار دوبارہ بھی آؤ گے یا نہیں
پھر تم کو صاف بناؤ گے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ دکھاؤ گے یا نہیں
ہم نے تو اپنا فرض دوستو ادا کیا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

ان اشعار میں آپ دیکھیں گے دردمند دل کے خلوص اور سوز و گداز کی کیفیت ملاحظہ فرمائیں گے اور محسوس کریں گے کہ یہ کیفیت بیان کرنے والا مسلمانوں کی اصلاح کی کتنی شدید تڑپ رکھتا ہے۔ حالی صرف یہ کہکر خاموش ہو جاتے ہیں ؎

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعا بھی قبول ہو گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سے ہی ایک شخص کو پھر دورِ خسروی کا آغاز کرنے کے لئے بھیجدیا جس نے غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم کی بنیاد رکھدی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو یکسر بدلنے کا تہیہ کرلیا ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

بہرحال یہ تو اسلوب بیان کی ایک مثال تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا اصل موضوع جیسا میں نے پہلے عرض کیا ہے اللہ جل شانہٗ کے جاہ و جلال کا اظہار اسکی ذات سے کامل لگاؤ اور اس کی مکمل اطاعت و محبت ہے۔ اسی موضوع پہ بے شک دوسروں نے بھی لکھا۔ اور ہزاروں لاکھوں لکھتے جا رہے ہیں۔ لیکن آپ کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا ؎

"در کلام تو چیزے است کہ شعراء را درآں دخلے نیست"
(تذکرہ صفحہ ۔۔۔)

کہ تیرے کلام میں ایک چیز ایسی ہے کہ دوسرے شعراء کو اس میں کوئی دخل ہو ہی نہیں سکتا اور وہ چیز کیا ہے؟ وہ ایک شدید جذبۂ محبت ہے جو دوسرے شعراء کی طرح ایک عارضی یا ایک آنی جانی جذبہ نہیں۔ بلکہ ہمہ تن معشوق کے وجود پر طاری رہتا ہے۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس کے احسانات اور اس کے احسان پر تشکرات اور دعاؤں سے بھرپور ہے اور پھر اس حد تک کہ کوئی بھی موضوع ہو۔ چولہ بابا نانک کے متعلق کچھ کہنا ہو۔ پھولوں کی آمین ہو۔ یا کسی بیماری یا جنگ کے متعلق کسی پیشگوئی کا اظہار ہو۔ نہیں یہی جذبہ کارفرما نظر آئے گا۔ بلکہ ہر شعر اور ہر مصرع اسی ایک جذبہ کی تفسیر ہوگا۔ میں نے چولہ بابا نانک صاحب کا ذکر کیا ہے۔ آپ اس نظم کا کوئی حصہ پڑھیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایثار اور مجاہدہ کی تلقین نظر آئے گی۔ اور اس کی ذات بے پایاں پر نثار اور فدا ہونے کا جذبہ نظر آئیگا۔ حضور فرماتے ہیں ؎

جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار
جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
سو مرتے ہیں وہ جو فنا ہو جاتے ہیں
وہ ہے وحدہ لاشریک اور عزیز
نہیں اس کی مانند کوئی بھی چیز
اگر جاں کروں اس کی رہ میں فدا
تو پھر بھی نہ ہو شکر اس کا ادا

اللہ جل شانہٗ کی ذات سے شدید محبت اور اس کے ملنے کی تڑپ کا نظارہ ان اشعار سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ؎

سخن کم کن مرا از شہریارے
کہ ہستم بر درے امیدوارے

(میرے سامنے کسی بادشاہ کا ذکر نہ کر کیونکہ میں تو ایک اور دروازے پر امید لئے پڑا ہوں)

خداوندے کہ جان بخش جہان است
بدیع و خالق و پروردگارے

(وہ خدا جو دنیا کو زندگی بخشنے والا ہے وہی حقیقی خالق ہے اور پروردگار ہے)

کریم و قادر و مشکل کشائے
رحیم و محسن و حاجت برآرے

(وہ کریم ہے وہ قادر خدا ہے اور ہر مشکل کو دور کرنے والا ہے پھر وہ رحیم ہے اور محسن ہے اور حاجتیں پوری کرنے والا ہے)

دل من دلبرے را تخت گاہے
سرِ من در رہِ یارے نثارے

(میرا دل اس محبوب کا تخت ہے اور میرا سر اس یار کی راہ میں قربان ہے)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

(اے محبت تو نے عجیب رنگ دکھائے ہیں تو نے یار کی راہ میں زخم و مرہم برابر کر دئے)

ذرۂ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ تو چوں مہِ تاباں کردی

(تو نے ایک تجلی سے ذرے کو سورج بنا دیا اور بہت دفعہ ہماری طرح کی خاک کو تو نے چمکتا ہوا چاند بنا دیا)

وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض
در فتن بزدی و مشکل آساں کردی

(واہ تو نے کیا معجزہ دکھایا کہ فیضان کی ایک تجلی سے فتنے کا دروازہ بند کروایا اور ناممکن آسان کر دیا)

اسی طرح "آمین" کے اشعار دیکھ لیجئے۔ ان میں [illegible] وہی ہمہ گیر جذبہ کارفرما ہے جس میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور دعا ہے بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر خدا تعالیٰ کی برتری بھی نمایاں طور پر ثابت کی گئی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کے محبت بھرے ماحول میں پیار حاصل کرنے کی مسرت بھی بیان کی گئی ہے ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دراصل روحانی شعراء کا مقام بالکل الگ ہے اور ہم عام اشعار کے پیمانے سے انہیں ناپ ہی نہیں سکتے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم دواں ہر دم جواں ہے زندگی

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایک عالمی انقلاب کے لئے پیدا کیا ہو۔ اسکے شب و روز کے سوز و گداز کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ پھر حضور کا ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی مضمون یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کو نہ صرف دل میں قائم کرنا بلکہ اس کی راہ میں تمام قسم کے ذاتی آرام و آسائش کو ترک کرکے محض خدمت خلق کی خاطر شب و روز قربانی کرتے چلا جانا آسان نہیں مرحلہ ہے کیونکہ جب تک انسان نفسیاتی طور پر اپنے اوپر ایک موت وارد نہ کرے وہ اس مقصد کے حصول کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اس کے بندوں کے ساتھ شفقت اور خیر خواہی کے جذبات کا آئینہ آپ ان اشعار میں دیکھیں:-

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم

(وہ درد جو میں طالبانِ حق کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہوں میں اس درد کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔)

دل و جانم چناں مستغرق اندر فکر اوشان است
کہ نے از دل خبر دارم نہ از جان خود آگاہم

(میری جان اور دل ان لوگوں کی فکر میں اس حد تک مستغرق ہے کہ نہ مجھے اپنے دل کی خبر ہے اور نہ اپنی جان کا ہوش ہے)

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

(میرا مقصود اور خواہش خدمت خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے اور یہی میری راہ عمل ہے)

چوں شام پرغبار و تیرہ حال عالمے بینم
خدا بروے فرود آرد دعائے صبحگاہم

(جب میں دنیا کی تاریکی کو دیکھتا ہوں کہ خدا اس پر میری پچھلی رات کی دعاؤں کی قبولیت نازل فرمائے)

آپ ان اشعار پر جتنا غور کریں گے اتنا ہی یہ محسوس کریں گے کہ ان جذبات کو قلم سے ظاہر کرنے والا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا دل نہ صرف محبت الٰہی ہی سے سراپا گداز ہو بلکہ مخلوق خدا کی محبت اور شفقت سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ میں اسی مضمون کے سلسلے میں مختلف کتب کی ورق گردانی کر رہا تھا اور میں اس کوشش میں تھا کہ اگر ملک میں اس صدی یا گزشتہ صدی کے آخر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معاصر اہل قلم میں سے حضور کے علاوہ کسی ایسے اہل سخن سے بھی تعارف حاصل ہو جو اپنی ذات میں حال اور قال کی کیفیتوں کو وارد کرکے اللہ تعالیٰ کی ذات سے ملنے کی شدید تڑپ اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عزم رکھتا ہو مگر تمام اہل ادب باوجود بہت اچھا لکھنے کے اور کہنے کے میں نے اس قلبی کیفیت سے محروم پائے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ البتہ میں یہاں ایک بزرگ ہستی کا ذکر ضرور کروں گا جن کا کلام اگرچہ نہایت مختصر ہے مگر اس میں روحانی تڑپ کی وہ جھلک موجود ہے جس کا وسیع اور بھرپور نقشہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں نظر آتا ہے۔ میری مراد حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کی ذات سے ہے۔ آپ کا کلام ضلع ملتان اور ریاست بہاولپور کے شمالی علاقہ کی ریاستی زبان میں ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:-

"میرا یار جیا مٹھن یار وہ ہے
نہ ہار تو ڑیں لگ پار ولیا
پچھ پچھ نہ سیکوں نہ شمار کون
ہار تو ڑیں لگ پار ولیاں"

یہ عجیب بات ہے کہ غالب، میر کی غزل گوئی سے ہو کر اقبال کے فلسفہ خودی تک اور حسرت و آزاد کی سیاسی شاعری سے لے کر ترقی پسند کے اشتراکی نغموں تک ہمارے شعراء نے سینکڑوں موضوعات کو اپنایا ان میں فرد اور معاشرہ، ہوا اور شیشیں اور انسان۔ وطنیت اور مذہب، سیاست اور تمدن، مغربیت اور تصوف اور ایسے کئی قسم کے مسائل پر خوب کھل کر لکھا۔ مگر ان سب نے ہمارے دل کے اندر اتباع رسول کی وہ چنگاری پیدا نہیں کی جس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار کا مورد بنتا ہے۔ بے شک زبان اور ادب کے اعتبار سے ان کا کلام ایک کشش رکھتا ہے۔ مگر جب ان کی شخصیتوں اور عمل کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کشش قائم نہیں رہتی۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ ان کا قلم اور ذہن تو ایک حقیقت کو سمجھتا ہے۔ مگر دل اس چیلی اور آگ سے گزرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ جو انسان کے کندن بننے کے لئے ضروری ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم لذت اور لذت حاصل کی کہ بول کے ظاہری صنعات اور ان کے کلام کے ظاہری حسن الفاظ تک ختم ہو جاتی ہے۔ مگر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام کی نمایاں صفت یہ ہے کہ آپ میں حال اور قال کی کیفیت بیک وقت موجود ہے۔ آپ جو کچھ الفاظ کے ذریعہ کہتے ہیں آپ کا دل اور آپ کا وجود اس کی عملی تفسیر پیش کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام دل کی تہ تک جاتا ہے۔ اور پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ شاعری کی بنا کاری نہیں۔ بلکہ کیفیت ایسی ہے کہ دل سے نکلی ہوئی ایک آواز ہے جو انہیں بے ساختہ اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ یہ کیفیت عرفان و تقویٰ کی روشنی کے ساتھ ہے جس سے آپ کے مضمون کو محسوس کرتا ہے یہ ادب کا وہ عالم ہے جس کا نتیجہ کوئی زندہ کلام ہی حقیقت دل و دماغ کو صیقل کرتی جاتی ہے۔ اور شعوری طور پر ذہن میں ایک فرحت، یقین اور اطمینان کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ہم ایسے الفاظ کی پرواہ کوئی نہیں کریں گے۔ پھر

محترم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم آف شیخوپورہ

(از مکرم کیپٹن ڈاکٹر کرشن احمد صاحب کھاریاں کینٹ)

محترم جناب چوہدری برکت علی صاحب آف شیخوپورہ ۹ر اور ۱۰ر [illegible] کی درمیانی شب کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چوہدری صاحب موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت نیک طبیعت اور پاک سیرت بزرگ تھے۔ بے حد سادہ، مہمان نواز اور ہنس مکھ تھے۔ قدرت نے انہیں مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے کا جذبہ بطور خاص عطا فرمایا تھا۔ ان کی ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ جماعت اور سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ نیکی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کے ساتھ انہیں بے حد عقیدت تھی۔ سلسلہ کے علمائے کرام اور کارکنان کا احترام ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔

خاکسار گزشتہ دو سال ایمرجنسی کے طور پر مشرقی پاکستان میں رہا۔ میں والدین سے دور تھا اور والدین مجھ سے۔ قدرتی طور پر میرے بوڑھے والدین اس جدائی پر افسردہ خاطر رہتے تھے۔ چوہدری صاحب مرحوم کبھی کبھی ہمارے غریب خانہ پر تشریف لاتے میرے والدین کو تسلی و تشفی دیتے۔ اگر ان میں سے کسی کے بیمار ہونے کی خبر چوہدری صاحب کو ملتی تو اسی وقت اپنی کار دوڑا کر ہمارے گاؤں گوجرہ کلاں پہنچ جاتے۔

مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ ایک غریب بڑھیا لاہور میں رہتی تھی۔ اس نے بڑی محنت سے اپنی جوان بیٹی کے جہیز کا سامان تیار کیا۔ لیکن رات چوروں نے نقب لگائی اور سب کچھ لے گئے اور وہ بیچاری بے حد غمزدہ اور رنجیدہ تھی۔ چوہدری صاحب کو پتہ چلا تو اس کے گھر گئے اس کی دلجوئی کی اس کو تسلی دی اور اس سے وعدہ فرمایا کہ جب آئندہ آپ کی بیٹی کے رخصتانہ کا وقت آئے تو مجھے اطلاع دیجئے۔ میں آپ کو خود کچھ رقم دوں گا۔ چنانچہ جب وقت آیا تو اس عورت نے آپ کو کہلا بھیجا کہ اپنے وعدہ کے مطابق مدد فرمائیے۔ چوہدری صاحب نے اسے تین ہزار روپے کا چیک دے دیا۔ بڑھیا نے دو ہزار روپے رکھ لئے اور ایک ہزار روپے واپس کر دیئے کہ دو ہزار میں میرا کام ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی وفات سے پہلے ان کو بتا دیتا ہے یا انہیں اس قسم کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب اپنی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ قبل اکثر اپنے بچوں کو خاص طور پر اپنے پاس بلاتے اور انہیں اس فانی زندگی کے بارہ میں بتاتے اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے۔

مرحوم کی نعش جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ ان کا ہر آن اور ہر رنگ میں حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورا ہونے کی خوشی میں یہ فنڈ قائم کیا گیا تھا جس میں سے ایک لاکھ روپیہ لجنات اماء اللہ پاکستان کی طرف سے اشاعت قرآن مجید کے لئے پیش کیا جا چکا ہے۔ باقی رقم لجنہ اماء اللہ کے دفاتر، ہال اور مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رکھی جا رہی ہے۔ عمارتوں کا کام شروع ہونے والا ہے۔ تمام لجنات اس طرف توجہ کریں۔ چندہ دینے والی بہن کا نام تعمیر شدہ دفتر میں کندہ کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ہش میں لجنات کی وصولی درج کی جاتی ہے۔ یہ بہت کم ہے۔ صرف گیارہ لجنات نے دو مہینوں میں چندہ بھیجا ہے۔ ہر بہن کو اس چندہ کی تکمیل کی طرف توجہ دینی چاہئے تا جلد سے جلد رقم پوری ہو۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۲۹ر۵۰	ساہیوال	۲۰ر۰۰	سکھر	۵ر۰۰
کراچی	۳۰۲ر۵۰	ربوہ	۵۰۰ر۰۰	لائلپور	۱۴۰ر۰۰
کری	۱۸۶ر۰۰	خوشاب	۵ر۰۰	پنڈی د	۳۱ر۰۰
لاہور	۱۲۵ر۵۰	واہ کینٹ	۲۰ر۰۰		

یہ اسی بے پناہ محبت اور ایمان کی تجلی ہے جو حضور کو اللہ تعالیٰ کے وجود اور محبوب خدا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چارٹ نمبر (۱)

ہماری مشہور سبزیاں (بلحاظ موسم گرما)

نام سبزی	قسم زمین	وقت کاشت	طریقہ کاشت	شرح بیج فی ایکڑ	ترقی دادہ اقسام	تیاری زمین	کھادیں	آبپاشی	بیماریوں کا علاج	وقت برداشت	پیداوار فی ایکڑ	متفرق
بھنڈی توری (خریف)	ہر قسم کی زمین سوائے کلر اور سیم زدہ کے	۱۵ فروری تا ۱۵ اپریل	بیج کو ۲½ فٹ چوڑی کھیلیوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر لگا دیں مہینے میں دو گوڈیاں ضروری ہیں۔	پانچ چھ سیر اگیتی فصل کے لئے دوگنا بیج استعمال کریں	ع۱۳	پانچ چھ ہل چلا کر زمین خوب نرم کی جائے۔	۲۰-۲۵ گڈے گوبر کی کھاد بوقت کاشت اور ½۱ من ایمونیم سلفیٹ فی ایکڑ پھول نکلتے وقت	گرم موسم میں ہر ہفتہ کے بعد اور کم گرم موسم میں دس دن کے بعد	سبز تیلا کے برخلاف ڈیپٹریکس کا سپرے کرائیں۔	اپریل تا نومبر	۱۲۰ تا ۱۶۰ من	اگیتی فصل کا زیادہ فائدہ ہے
ٹینڈا (خریف)	ہر قسم کی زمین	فروری تا اپریل۔ جون تا جولائی	۵ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں شروع میں تین گوڈیاں ضروری ہیں	۲ سیر	--	تین چار دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۱۵ گڈے گوبر کی کھاد اور ½۱ من ایمونیم سلفیٹ پھول لگنے کے وقت ڈالیں	دس بارہ دن کے بعد پانی دیا جائے۔	لال بھونڈی اور پھپھوندی کے لئے ڈیپٹریکس اور زرلیٹ سپرے کرائیں۔	اپریل تا نومبر	۱۳۰ من	اچھے پھلوں کو بیج کے لئے منتخب کریں
گھیا کدو (خریف)	بھاری زمین	مارچ تا جولائی	۸ فٹ کے فاصلہ پر کھیلیوں پر چار چار فٹ پر بیج لگائیں تین گوڈیاں دینی ضروری ہیں	۲ سیر	--	تین چار دفعہ ہل چلا کر اور سہاگہ چلا کر زمین خوب نرم کی جائے	۲۰-۲۵ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد کاشت سے پہلے ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	شروع میں لال بھونڈی اور پھپھوندی سے بچانے کے لئے ڈیپٹریکس کا سپرے کرائیں	مئی تا نومبر	۲۲۰ من	بیج کے لئے اچھا پھل پودے کے ساتھ پکنے دیں
کالی توری (خریف)	بھاری زمین	مارچ تا جولائی	۸ فٹ چوڑی کھیلیوں پر چار چار فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں دو گوڈیاں ضروری ہیں	۲ سیر	--	چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۲۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد کاشت سے پہلے ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	--	مئی تا نومبر	۱۵۰ من	بیلوں کو سہارا دیا جائے
کریلا (خریف)	بھاری زمین موزوں ہے	مارچ اپریل جون جولائی	۵ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں اور شروع میں ہی تین گوڈیاں دی جائیں	۴ سیر	--	چار پانچ دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین خوب نرم کریں	کاشت سے پہلے ۲ من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا کھیت میں ملا دیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	لال بھونڈی اور پھلوں کی مکھی کے لئے ڈیپٹریکس کا سپرے کریں	مئی تا نومبر	۱۵۰ من	بیمار پھل کو گڑھے میں دبا دیں
مرچ (خریف)	بھاری زمین موزوں ہے	مارچ اپریل میں بیج بو کر پنیری مئی جون میں آگے منتقل کریں	۲½ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر پودے لگائیں چار گوڈیاں دیں	۱ تا ۲ سیر	گول لمبی درمیانی اور چھوٹی اقسام اچھی پیداوار دیتی ہیں	چار پانچ دفعہ ہل اور سہاگہ دیکر زمین نرم کریں	۲ من سپر فاسفیٹ ایک من یوریا اور تیس گڈے گوبر کی کھاد بیج بونے کے بیس دن بعد ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	دیمک کے لئے ایلڈرن پانی کے ساتھ استعمال کریں	اگست تا دسمبر	۸۰ من سبز، ۲۰ من خشک	کھیت میں پانی زیادہ کھڑا نہ ہونے دیں
بینگن (خریف)	بھاری زمین	فروری مارچ اور جون جولائی میں پنیری کاشت کریں بعد ازاں اپریل مئی اور اگست ستمبر میں منتقل کریں	تین فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۲½ فٹ کے فاصلہ پر پودے لگائیں۔ چار گوڈیاں ضروری ہیں	۱½ سیر	--	چار پانچ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۴ من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا اور ۴۰ گڈے گوبر کی کھاد ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	ہڈا کے لئے ڈیپٹریکس کا سپرے کریں	مئی تا دسمبر	۲۰۰ من	فصل کو سال ہا سال برقرار رکھنے سے پیداوار زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔
تر (خریف)	ہر قسم کی زمین	جنوری تا اپریل	۶ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں تین گوڈیاں ضروری ہیں۔	۱ سیر	نمبر ۳	تین چار دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۱۵-۲۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد بوقت کاشت اور ایک بوری یوریا پھول نکلتے وقت ڈالیں	پانی ہر ہفتہ کے بعد دیں	بیلوں کی مکھی اور لال بھونڈی کے لئے ڈیپٹریکس اور پھپھوندی کے لئے زنیب کا سپرے کرائیں	اپریل تا جولائی	۲۰۰ من	توڑتے وقت صبح نرم توڑیں

(محکمہ زراعت تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار اصحاب کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں کثیر تعداد زمیندار اصحاب کی ہے جو سال میں دو مواقع پر اپنی فصلیں اکٹھی کرتے ہیں اور دونوں موقعوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانی پیش کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمیندار اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہمارے زمیندار دوست اپنی ذمہ داریوں کو اگر اخلاص اور بشاشت کے ساتھ ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی فصل میں انشاء اللہ برکت ڈال دے گا میں نے اللہ تعالیٰ کی ان برکتوں کے خود نظارے دیکھے ہیں اِس لئے میں تمام دوستوں سے عموماً اور زمیندار اصحاب سے خصوصاً ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بجٹ کا ۲/۳ حصّہ اِس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور آپ کی کوششوں میں اور آپ کی زمینداری اور آپ کی تجارت اور آپ کے پیشوں میں برکت ڈالے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ رفتح ۱۳۵۱ ہش)

پس زمیندار اصحاب توجہ فرمائیں اور اِس امر کا جائزہ لیں کہ کیا واقعی انہوں نے اپنے بجٹ کا ۲/۳ حصّہ (بلکہ اب تو ادائیگی ۳/۴ ہونی چاہیئے کیونکہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے) ادا کر دیا ہے۔ مرکزی کھاتہ جات کے مطابق ابھی خاصی تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جنہوں نے اپنے بجٹ کا ۳/۴ حصّہ ادا نہیں کیا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جماعتیں بھی ہیں جو ۳/۴ کی حد سے بھی آگے نکل چکی ہیں۔ عہدیدار اصحاب کا فرض ہے کہ وہ اپنے بجٹ کی وصولی سَو فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے امسال بھی

سرگودھا بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم کو امسال بھی ضلع جھنگ کے ضلعی ٹورنامنٹ میں چیمپئن شپ جیتنے کے بعد انٹر ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ٹورنامنٹ برائے ہائی سکولز میں ضلع جھنگ کی نمائندگی کرنے کا موقع حاصل ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔

یہ ٹورنامنٹ سرگودھا بورڈ کے زیرِ انتظام ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس میں مختلف اضلاع کی چیمپئن ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا اِس ٹورنامنٹ کا پہلا میچ گجرات کی ٹیم سے ہؤا جو کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۴۴ کے مقابلہ میں ۹۲ پوائنٹس سے جیت لیا۔ دوسرا میچ ضلع راولپنڈی کی ٹیم سے ہؤا جس میں ربوہ نے راولپنڈی کو ۲۶ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹس سے شکست دے کر فائنل میں پہنچ گیا۔ فائنل مقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور کنٹونمنٹ پبلک سکول راولپنڈی کے درمیان ہؤا جس میں سخت مقابلہ کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے راولپنڈی کو ۳۲ کے مقابلہ میں ۴۵ پوائنٹس سے شکست دے کر اپنا سابقہ اعزاز برقرار رکھا۔ الحمد للہ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے عزیزان حافظ مسعود اقبال، مبارک احمد اور طاہر حسین نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس اعزاز کو سکول کے لئے مزید کامیابیوں اور نیک ناميوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ؎

تقریبِ شادی اور درخواستِ دعا

۲؍تبلیغ ۱۳۵۳ ہش بروز ہفتہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ) کے صاحبزادے عزیز حامد احمد صاحب خالد بی۔ اے کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۷؍صلح ۱۳۵۳ ہش کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ حمیدہ مرزا صاحبہ بنت محترم مرزا محمد ادریس صاحب مبلّغ انڈونیشیا کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ عزیز حامد احمد خالد حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ حمیدہ مرزا محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ رخصتانہ کی تقریب مکرم مرزا محمد ادریس صاحب کے مکان واقع محلہ دارالصدر شرقی ربوہ میں عمل میں آئی جس میں دیگر احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہؤا جو کہ مکرم اقتدار احمد صاحب ہاشمی نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری شبّیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم پڑھی جو اِس موقع کے لئے آپ نے کہی تھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

۴؍تبلیغ بروز دوشنبہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی ازراہِ نوازش تشریف لائے۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو کامیاب کرے اور اِسے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعیم صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ

۱۔ چندہ مجلس انصار اللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو کہ ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

۲۔ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یکدفعہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

۳۔ جو رقم وصول ہؤا کرے اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیز انتصار احمد عباسی ابن افتخار احمد صاحب عباسی نے ایم۔ فارمیسی کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ عزیز موصوف نے اِس سے پہلے بھی بی۔ فارمیسی کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل رہ کر گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔

بزرگانِ جماعت و احبابِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو دین و دنیا کی مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(سکینہ عباسی سیکرٹری خدمتِ خلق لجنہ اماء اللہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۵